# فقیہ جلیل، قاضی القضاۃ جلالۃ العلم حضرت مولانا
# مفتی محمد عبدالجلیل نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم بہار

صوبہ بہار زمانہ قدیم سے ہی علم وحکمت کا مرکز اور مرجع سلاطین رہا ہے اور اس کے لازوال وقابل تقلید کارنامے تاریخ کے اوراق میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔فن منطق واصول فقہ میں ہلچل مچانے والی کتاب سلم العلوم اور مسلم الثبوت کے مصنف قاضی محبّ اللہ بھی بہار کے باشندے تھے۔محقق وقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ رحمھما اللہ تحریر فرماتے تھے کہ ''بلدہ بہار مجمع علماء ہے'' اسی بہار کی ایک فصل بہار، علم وعرفاں کے بحر بیکراں، ممتاز حیثیت، نمایاں اہمیت اور گوناگوں خصوصیات کے حامل، استاذ العلماء افقہ الفقہاء، قاضی القضاۃ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد عبدالجلیل نعیمی الاشرفی خلیفہ حضور شیخ المشائخ سرکارکلاں سید شاہ مختار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

## ☆ پیدائش

فقیہ جلیل جلالۃ العلم حضرت مفتی محمد عبدالجلیل نعیمی الاشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1926ء کو موضع گوہاس کے ایک کسان گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدگرامی جناب سفیرالدین صاحب نیک خصلت پاک طینت، شریف النفس، سادہ مزاج، نماز وروزہ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔آپ کا گاؤں 'گوہاس' ضلع پورنیہ صوبہ بہار کا ایک قدیم گاؤں ہے جو شروع سے چند گھروں پر مشتمل تھا۔ابتدا میں دینی تعلیم کا فقدان تھا آج پورا گاؤں تقریباً تعلیم یافتہ ہے پوری آبادی مسلمانوں کی تھی اور آج بھی مسلمانوں کی ہے۔

## ☆ ابتدائی تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں ہی منشی اولاد علی مرحوم کے پاس ہوئی۔فارسی کی تعلیم کیلئے آپ چکلہ چندرگاؤں تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپ نے ماہر فارسیات مولانا تمیزالدین صاحب سے فارسی کا درس لیا۔پھر آپ ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ ومولانا سلیمان بھاگلپوری علیہ الرحمہ کی شہرت سن کر مدرسہ اشرفیہ بھاگلپور پہونچے اور تقریباً ایک سال ان کی خدمت سے استفادہ کیا۔

## ☆ اعلیٰ تعلیم

اسی زمانے میں جامعہ نعیمیہ کی علمی شہرت چہاردانگ عالم میں چھائی ہوئی تھی۔آپ نے مرادآباد کا سفر کیا اور جامعہ نعیمیہ مرادآباد پہونچے، اس چمنستان علم وعرفان میں مشہور زمانہ استاذ العلماء حضرت علامہ ومولانا مفتی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ ومولانا محمد یونس اشرفی رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، حضرت علامہ ومولانا وصی احمد سہسرامی اور حضرت علامہ ومولانا مفتی طریق اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر تربیت تقریباً سات سال (شوال 1371ھ تا شعبان 1378ھ) تک اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے اور ان مشہور زمانہ علماء وفضلاء کی تربیت اور نگاہ کیمیائی اثر نے آپ کو کندن بنادیا اور آپ آسمان علم وادب پر درخشاں ستارا بن کر چمکنے لگے۔

جیسا کہ خود فرماتے ہیں ''استاد المکرّم عمدۃ المحققین علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی صاحب قدس سرہ کا نام نامی سب سے پہلے مولانا قمر

الدین صاحب پورنوی کی زبانی سنا۔ وہ ہم لوگوں کے سامنے آپ کا ذکر کرتے تھے کہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے اندر حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم ہیں۔ تدریس میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اور اسلوب بڑا محققانہ رہنے والے بھی پڑوسی ضلع بھاگلپور کے ہیں ادھر مجھے خود بھی تڑپ تھی کہ دینی علوم کے حصول کیلئے کسی ایسے ادارہ میں داخلہ لوں جہاں ماہر مدرسین ہوں اور ذوق علم کی مکمل سیری کے مواقع میسر آئیں۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے علم وفضل کے متعلق سن سن کر متاثر ہو چکا تھا اس لئے میں نے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اس مقصد کیلئے غالباً شوال 1371ھ میں مراد آباد پہونچ گیا‘‘۔ (بحوالہ حبیب الفتاویٰ صفحہ 58)۔

جلالۃ العلم علیہ الرحمہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں اپنے تعلیم کا آغاز کس کتاب و جماعت سے کیا تھا اور اختتام کب و دستار فضیلت کہاں سے دی گئی تھی اور اپنے مشفق استاذ علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب قبلہ سے کن کن فنون کی کتابیں پڑھیں ان کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔ ’’میں نے جامعہ نعیمیہ کے اندر کافیہ سے اپنی تعلیم شروع کی اور دورۂ حدیث پر اس سلسلہ کا اختتام ہوگیا، درج ذیل کتابیں میں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ سے پڑھیں۔ نحو، شرح جامی، صرف، فصول اکبری، منطق، ملاحسن، حمد اللہ، قاضی مبارک، فلسفہ، شرح ہدایۃ الحکمت، تفسیر بیضاوی شریف، حدیث بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دیگر کتب اصول فقہ، توضیح، مسلم الثبوت، کلام شرح عقائد نسفی، مناظرہ رشیدیہ، فرائض اور سراجی وغیرہ۔‘‘ (بحوالہ حبیب الفتاویٰ ایضاً)

آپ کے رفیق درس مفتی عبدالجبار شیخ پورہ کٹیہاری بیان کرتے ہیں کہ ہم جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں زیر تعلیم تھے۔ دورۂ حدیث کے سال ہماری جماعت میں اٹھارہ لڑکے تھے لیکن ہم سب میں مفتی عبدالجلیل صاحب نہایت ذہین، محنتی اور ذی استعداد تھے۔ عہد تعلیم ہی میں ان کے اندر قوم کے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے کیلئے مفتی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی محمد عبدالجلیل صاحب کے حوالے کر دیتے تھے۔ آپ نہایت محنت اور عرق ریزی کیساتھ استفتاء کو حل کر کے مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیتے تھے۔ پھر حضرت انکی اصلاح فرما کر قوم و ملت کے حوالے کرتے۔

حضرت مولانا وصی احمد سہسرامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی محنت کے پیش نظر آپ کو بہت زیادہ چاہتے تھے اور ان کی درسگاہ میں آپ زیادہ تر اعتراض کر کے تشفی بخش جوابات حاصل کرتے جس سے حضرت کو بہت خوشی ہوتی اور دعاؤں سے نوازتے۔

بڑی پابندی سے آپ درسگاہ میں حاضر ہوتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ جس دن آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی اور آپ مفتی صاحب قبلہ کی جماعت میں حاضر نہیں ہو پاتے تو مفتی صاحب آپ کے رفقاء درس سے دریافت فرماتے کہ محمد عبدالجلیل کو نہیں دیکھ رہا ہوں وہ کہاں ہیں۔ جب آپ کے رفقاء آپ کی طبیعت خراب ہونے کی خبر دیتے تو مفتی صاحب قبلہ حجرۂ طلبہ میں عیادت کیلئے تشریف لے جاتے۔ مفتی حبیب اللہ علیہ الرحمہ کا معمول یہ تھا کہ وہ دورۂ حدیث کے ذی استعداد اور باصلاحیت طلبہ کو نچلی جماعت کی کتابیں پڑھانے کے لئے مقررہ کر دیتے تھے اور اپنی موجودگی میں پڑھانے کا حکم صادر فرماتے۔ مامور طلبہ اپنے استاذ گرامی علیہ الرحمہ کی موجودگی میں نچلی جماعت کے بچوں کو پڑھاتے اگر انکے پڑھانے اور سمجھانے میں کچھ کمی محسوس کرتے تو اسی وقت ہدایت فرمادیتے کہ ایسے نہیں ایسے سمجھاؤ اور پڑھانے کیلئے زیادہ سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کر کے آؤ اگر کہیں سمجھ میں نہ آئے تو پڑھانے سے پہلے اپنے استاذ سے سمجھ لیا کرو اس لئے کہ اپنی کمی اور خامی کو ظاہر کرنے کے بعد ہی انسان سنورتا اور نکھرتا ہے۔ چنانچہ 1957ء میں مفتی محمد عبدالجلیل گوہاس، گانگھر گھوس پورنیہ، مفتی عبدالجبار شیخ پورہ کٹیہار اور مفتی محمد زین الدین صاحب کھوکسا بنگال وغیرہ کو بھی دورہ حدیث کے سال اپنے استاذ گرامی حضرت مفتی حبیب اللہ کے حضور پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس معلوم

ہوتا ہے کہ مفتی محمد عبدالجلیل علیہ الرحمہ کے اندر عہد طالب علمی ہی سے کتاب کے حل کرنے اور بچوں کو سمجھانے کی صلاحیت ولیاقت پیدا ہوگئی جس کا عملی ثبوت اپنے استاذ گرامی کے حضور پیش کیا۔

## ☆ استاذ کی نظر میں آپ کا مقام

مولانا فیاض عالم صاحب نعیمی کٹیہاری بیان کرتے ہیں کہ 1962ء کی بات ہے کہ ہم جامعہ نعیمیہ مرادآباد سنبھل میں زیر تعلیم تھے۔ نائب دورہ کے سال علم میراث کی مشہور ومعروف کتاب ''سراجی'' کی گھنٹی حضرت مفتی حبیب اللہ رحمہ اللہ علیہ بھاگلپوری کے پاس تھی۔ آپ کا طریقہ تدریس یہ تھا کہ سبق پڑھا کر اس سے متعلق مسائل لڑکوں کو لکھا دیتے اور دوسرے دن ان مسائل کو جانچتے، اسی طرح دو ہفتے گزر گئے تیسرا ہفتہ چل رہا تھا کہ تمام ساتھیوں نے حل کردہ مسائل کی کاپیاں حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خدمت میں جمع کیں۔ آپ نے ہمارے بتائے ہوئے مسائل کو ملاحظہ فرمایا اور اس کے بعد فرمانے لگے **فیاض! دیں تو کس کو دیں؟ کوئی لینے والا بھی تو ہو ہم نے اپنی زندگی میں تین ہی لڑکوں کو پڑھایا اور تین ہی نے مجھ سے پڑھا جن پر مجھ کو فخر حاصل ہے۔** جبکہ اس وقت آپ ہزاروں طالبان علوم نبویہ کو زیور علم سے آراستہ کر چکے تھے۔ یہ سن کر ہمارے اندر ان لڑکوں کو جاننے کی تڑپ پیدا ہوئی دست بستہ عرض کرنے لگے حضور علم وعرفان سے لبریز وہ تین ہستیاں کون ہیں جنھیں یہ شرف ملا۔ **مفتی صاحب فرمانے لگے ایک تو تمہارے ہی گھر سے قریب مفتی عبدالجبار شیخ پورہ کٹیہار ہیں اور دوسرے مفتی محمد عبدالجلیل گانگھر گو ہاس پورنیہ ہیں اور تیسرے مفتی رجب علی نانپارہ یوپی ہیں۔ ان لڑکوں کو میں پڑھایا اور انہوں نے مجھ سے پڑھا۔ کل قیامت کے دن یہی لڑکے میرے لئے بخشش کا ذریعہ بنیں گے اور بروز حشر اگر مجھ سے پرسش ہوگی کہ حبیب اللہ دنیا میں کیا چھوڑ کر آئے ہو تو عرض کروں گا کہ خداوند تین انمول موتی چھوڑ آیا ہوں۔** اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ تینوں ہستیاں مفتی حبیب اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم سے کس قدر لبریز ہوئی تھیں اور آپ نے ان کو علم وعرفان کے کیسے بحر ذخائر بنادئے تھے جن پر آپ کو فخر ہے اور زمانہ بھی ناز کرے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان ہستیوں کی پوری زندگی پڑھانے میں گزری اور بے شمار ذروں کو چمکا کر مہر و ماہ ہی نہیں، رشک مہر و ماہ بنا دیا۔

## ☆ حضرت مفتی صاحب کا علم وفنون

حضرت جلالۃ العلم کو علم علوم قرآن، علم تفسیر واصول تفسیر، علم حدیث واصول حدیث، اسماء الرجال، علم فقہ واصول فقہ، علم فرائض، علم کلام، علم تصوف، علم نحو وصرف، علم عقائد، علم تخریج، علم فتوی نویسی، علم احکام، علم منطق، علم ادب، علم عروض، علم بلاغت، علم بیان، علم بدیع، علم حکمت وفلسفہ، علم اعداد وتاریخ گوئی، علہم پند ونصائح، علم تاریخ وسیر، علم تعلیم وتعلم، علم تعویذات، علم خطاطی، علم تجوید قرآن، علم مثلث، علم جمل پر مکمل دسترس حاصل تھا۔ ان تمام علوم کی آپ تدریس فرماتے تھے۔

تدریسی صلاحیت ایسی تھی کہ ہر طالب علم آپ کا مداح تھا اور وہ ہر فن کی کتابوں میں مطمئن نظر آتا تھا۔ علم کے ساتھ استحضار علم کا کمال یہ تھا کہ کون سی عبارت کس کتاب کے کس صفحہ اور کس سطر میں ہے فوراً فرمادیا کرتے تھے **بالخصوص بخاری شریف کا حاشیہ اور بین السطور آپ کو از بر تھا۔ اسماء الرجال پر آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔** ملک پور ہاٹ ضلع کٹیہار بہار میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مناظرہ کا چیلنج ہوا۔ علامہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب اہل سنت وجماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے دیوبندی مناظر طاہر حسین گیاوی سے مناظرہ کررہے تھے۔ ایسے وقت میں جلالۃ العلم

علیہ الرحمہ ان تمام عقائد باطلہ کی نشاندہی فرما کر اپنے موقف کی دلائل کتابوں سے پیش کر رہے تھے۔

عموماً آپ مسائل کی تحقیق یا مطالعہ میں اتنا منہمک ہوتے کہ بعض اوقات فجر کی اذان ہوجاتی اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مفتی صاحب قبلہ کے مطالعہ میں کس درجہ انہماک، مسائل کی تحقیق وتجسس کا جذبہ کس قدر موجزن ہوتا تھا کہ آپ کتب بینی میں لگ جاتے تو پوری توجہ اور سارا انہماک کتاب کے اردگرد گردش کرتا رہتا اور دوسرے امور سے یکسر بے نیاز ہوجاتے۔

## ☆ درس وتدریس

حضرت جلالۃ العلم کی علمی لیاقت وتبحر علمی کی بنیاد پر، تدریسی رجحان، علمی شغف سے متاثر ہوکر ہندوستان میں شمال سے جنوب تک اور مغرب سے مشرق تک اکثر مرکزی مدارس دینیہ کے سربراہان نے شیخ الحدیث اور دارالافتاء کی ذمہ داری آپ کے حوالے کی۔ درس گاہی علماء میں آپ کو انفرادیت حاصل ہے کہ آپ شمال وجنوب، مشرق ومغرب کے مدارس میں تشنگان علوم وفنون کی پیاس بجھائی اور آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ سارے عالم میں آپ کی درس گاہ کے فارغین دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حضرت جلالۃ العلم کی تدریسی خدمات تقریباً 45 سال پر محیط ہے۔ آپ نے تقریباً 40 سال بخاری شریف کی تدریس فرمائی۔ ویسے تو آپ جامعہ نعیمیہ سے ہی تدریس اپنے استاذ کے زیرنگرانی شروع کر دیا تھا بعد فراغت آپ کا سب سے پہلے اجمل العلوم سنبھل مرادآباد میں تقرر عمل میں آیا۔ اس کے بعد آپ ہندوستان کے ان مرکزی درس گاہوں میں شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے خدمات انجام دیئے ہیں۔

☆ دارالعلوم شاہ عالم احمدآباد گجرات (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ مسعود العلوم بہرائچ شریف یوپی (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ دارالعلوم عربیہ ناگپور مہاشٹرا (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ مدرسہ احسن المدارس نئی شرک کانپور (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ جامعہ اشرفیہ اظہار العلوم برھان پور مدھیہ پردیش (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ جامع اشرف کھوچھہ شریف یوپی (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن۔ (شیخ الحدیث)

☆ دارالعلوم دیوان شاہ بھونڈی مہاراشٹرا۔ (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ دارالعلوم غریب نواز ممبرا ممبئی۔ (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ دارالعلوم اہل سنت جبلپور مدھیہ پردیش۔ (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

☆ الجامعۃ الصوفیہ کھوچھہ شریف یوپی۔ (صدر مفتی وشیخ الحدیث وصدر المدرسین)

آپ اپنے تعلیمی اور تدریسی دور میں اپنے ساتھ علاقے کے کثیر باشوق طلبہ کو بھی اپنے ہمراہ لے کر مدارس میں داخلہ دلوایا اور اس طرح ان کی تعلیمی تشنگی بجھائی۔ پھر ملک کے اطراف کئی بڑے دینی مدارس عربیہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا علم دین کے متمنی اکتساب علم کیلئے ان مدارس کا رخ کرتے۔ چند سال کی محنت رنگ لائی موضع ''گوہاس'' اور اس کے اطراف واکناف کے علاقوں کے گاؤں کے ہر گھر میں ایک دو عالم دین وحافظ

قرآن پیدا ہوگئے اور آپ کے گاؤں پنچایت ہی میں کئی مفتیان کرام علماء عظام جیسے مفتی محمد محبوب عالم اشرفی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ اظہار العلوم برھان پور، مفتی محمد معین الدین اشرفی شیخ الحدیث دار العلوم شاہ عالم گجرات، مولانا تحمید عالم رضوی مرحوم سرکاری ہیڈ مولوی بہار، مولانا منظور عالم مرحوم سرکاری ہیڈ مولوی بہار ، مولانا بدر الدین سرکاری مدرس بہار، مولانا بدر جمال اشرفی، مفتی محمد نجم الہدیٰ اشرفی صدر مدرس ممبئی، مفتی محمد عین الحق اشرفی صدر مدرس، مفتی محمد ممنون حسین اشرفی سرکاری مدرس بہار، مولانا فیاض عالم اشرفی سرکاری ہیڈ مولوی بہار، مولانا شہود عالم اشرفی ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ اشرفیہ ناچارم حیدر آباد، مولانا احسان الحق اشرفی، مولانا ضیاء الرحمٰن اشرفی فاضل جامعہ نظامیہ وسرکاری ہیڈ ماسٹر کرناٹک، مولانا عبد الرشید انجم اشرفی، مولانا محمد غلام مرتضیٰ، مولانا محمد حسن اشرفی (فرزند اکبر) کامل جامعہ نظامیہ سرکاری مدرس تلنگانہ، مولانا الحاج فضل احمد اشرفی (فرزند اصغر) کامل الفقہ جامعہ نظامیہ سرکاری مدرس، مصنف ومرتب نصابی کتب حکومت آندھرا پردیش وتلنگانہ وریسورس پرسن SCERT تلنگانہ اسٹیٹ، ڈاکٹر محمد نوشاد عالم اشرفی کامل الحدیث جامعہ نظامیہ وپی ایچ ڈی EFL یونیورسٹی تلنگانہ، مولانا محمد معیز الدین اشرفی، مولانا محمد ابو صالح اشرفی کامل الحدیث جامعہ نظامیہ سرکاری مدرس ٹمریز تلنگانہ، مولانا محمد کمال الدین اشرفی عالم جامعہ نظامیہ، مولانا حامد رضا اشرفی سرکاری مدرس بہار، مولانا عبد الواحد اشرفی، مولانا میر شعیب الرحمٰن رضوی، مولانا مجیب الرحمٰن مرحوم، مولانا احمد رضا سمنانی اشرفی، مولوی حماد رضا ہیڈ مولوی بہار وغیرھم پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم کا ماحول اور رجحان پیدا کرنے کا یہ سہرا حضرت جلالۃ العلم علیہ الرحمہ کے سر جاتا ہے۔

## ☆ حضرت جلالۃ العلم کے چند نامور شاگرد

حضرت مولانا سید شاہ انوار اشرف اشرفی الجیلانی (فرزند حضور سرکارکلاں) کچھوچھہ شریف اتر پردیش۔

حضرت مولانا سید علیم اشرف اشرفی الجیلانی جائسی صدر شعبہ عربیک مولانا ابو الکلام آزاد قومی اردو یونیورسٹی حیدر آباد۔

حضرت مولانا مفتی محبوب عالم اشرفی شیخ الحدیث مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم برھان پور مدھیہ پردیش،

حضرت مولانا عبد الرشید صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم برھان پور مدھیہ پردیش۔

حضرت مولانا سید راشد مکی اشرف اشرفی الجیلانی (نبیرہ محدث اعظم ہند) کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا سید جلال اشرف اشرفی الجیلانی سربراہ اعلیٰ مخدوم مشن پنڈوہ شریف مادہ بنگال۔

حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا سید نورانی میاں اشرفی الجیلانی (فرزند حضرت سید ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی) کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا سید مہدی میاں اشرفی الجیلانی سجادہ نشین اجمیر شریف۔

حضرت مولانا مفتی فیاض عالم اشرفی مرحوم سابق مفتی وصدر مدرس وشیخ الحدیث دار العلوم شاہ جنگی پیر بھاگل پور بہار۔

حضرت مولانا جمال الرافع اشرفی ہیڈ مولوی مدرسہ اشرفیہ نظامیہ فتح پور بھاگلپور بہار۔

حضرت مولانا محمد عبد الخالق اشرفی صدر مدرس جامع اشرف کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا محمد غلام غوث اشرفی ہیڈ مولوی مدرسہ امیر العلوم کچھوچھہ شریف۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سیف اللہ نائب شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید تنویر خدانمائی صاحب سابق صدر شعبہ فارسی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔

حضرت مولانا سید شاہ عزیز اللہ قادری صاحب شیخ التفسیر جامعہ نظامیہ حیدرآباد۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید بدیع الدین صابری صدر شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید ذوالفقار محی الدین صدر شعبہ عربی گورنمنٹ ڈگری کالج حسینی علم حیدرآباد۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید فہیم اللہ قادری صاحب۔

## ☆ تقویٰ و پرہیزگاری

حضرت جلالۃ العلم عالم باعمل تھے اپنی پوری زندگی شریعت کے مطابق گزاری۔ آپ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ ہمیشہ آپ باوضور ہا کرتے اور ہمیشہ تدریس بھی باوضو اور عمامہ باندھ کر دیا کرتے۔ کبھی بھی بخاری شریف کو بے وضو مس نہیں فرماتے۔ سفر ہو کہ حضر کبھی بھی کسی بھی حالت میں غیر مسلم کے ہاتھ سے بنائی ہوئی کھانے کی کوئی چیز لیتے اور نہ ہی کسی غیر مسلم ہوٹل میں کھانا کھاتے۔ آپ نے کبھی بھی کوئی فوٹو نہیں کھچوائی۔ صرف پاسپورٹ، بینک اکاؤنٹ کھولنے کیلئے اور 1994ء میں الیکشن کمیشن کی جانب سے سختی سے الیکشن کارڈ بنوانے کا اعلان ہوا نہ بنوانے پر شہرت ختم ہوسکتی ہے تو آپ نے مجبوری کی حالت میں علی الصبح جلدی شناخت کارڈ بنوالیا تا کہ گناہ علی الاعلان نہ ہو۔ اس کے بعد آپ بہت دیر تک ’’ **استغفراللہ** ‘‘ اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ آج کل ایسے تقویٰ کا فقدان نظر آتا ہے۔ آپ ہمیشہ مشابہت سے بھی دوری اختیار کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے کُرتا کو تہہ کرتے وقت آستینوں کو سامنے کی طرف موڑتے اور فرماتے پیچھے آستین موڑنا انگریزوں کی مشابہت ہے اور اس میں تکبر نظر آتا ہے اور دوسروں کو بھی ہمیشہ منع فرماتے۔

## ☆ بیعت اور خلافت

حضرت جلالۃ العلم مفتی محمد عبدالجلیل صاحب حضرت سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی سرکار کلاں کے ہاتھوں بیعت ہوئے اور حضور سرکار کلاں نے دس محرم الحرام 1985ء کو مشائخین کچھوچھہ شریف (حضور مفکر ملت مثنیٰ میاں، شیخ الاعظم اظہار اشرف، بابائے ملت تنویر اشرف، شیخ الاسلام حضور مدنی میاں، غازی ملت ھاشمی میاں، قطب ملت قطب اشرف وغیرھم) کے جھرمٹ میں مسجد سرکار کلاں کچھوچھہ شریف میں آپ کو خلافت عطا کی۔

## ☆ حضور سرکار کلاں رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں آپ کا مقام

حضور سرکار کلاں آپ کی بے پناہ عزت فرماتے اور آپ کو حد درجہ اہمیت دیتے۔ دینی مسائل پر آپ سے گفت وشنید فرماتے۔ حضور سرکار کلاں جب بھی بیرونی دورے سے واپس آتے تو بغرض ملاقات حضرت جلالۃ العلم حاضر ہوتے۔ قائد ملت حضرت سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مفتی صاحب جب بھی حضور سرکار کلاں سے ملاقات کے لئے حاضر

ہوتے تو حضور سرکارکلاں علیہ الرحمہ دروازے تک بہ نفس نفیس استقبال کے لئے حاضر ہوتے اور ہم لوگ اگر حضور سرکارکلاں کے اطراف رہتے تو فرماتے ہیں کہ ہٹو بھائی ہٹو! مفتی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔گفت وشنید کے بعد جب تشریف لے جاتے تو حضور سرکارکلاں خود دروازے تک مفتی صاحب کو چھوڑ آتے''۔ تحفے وتحائف عنایت فرماتے۔اور مفتی صاحب کے فرزندوں کے لئے مٹھائی یا پھل فروٹ یا کٹ ضرور عنایت فرماتے۔

## ☆ خانوادۂ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کی نظر میں آپ کا مقام

حضرت جلالۃ العلم برسہابرس تک جامع اشرف میں درس وتدریس میں مشغول رہے۔مشائخین کچھوچھہ آپ کے بہت ہی قدرداں اور آپ کی فقہی بصیرت کے معترف رہے ہیں اور آپ کو بھی ان مشائخین کرام سے خاص الفت رہی ہے۔کچھوچھہ شریف کے تمام مشائخین عظام گاہ بہ گاہے آپ سے ملاقات کیلئے جامع اشرف حاضر ہوتے ،خبر وخیریت دریافت فرماتے اور آپ کے لئے تحفے وتحائف بشمول میوہ جات لاتے۔

خانودۂ اشرفیہ کے اکثر علماء کرام وپیران عظام کے آپ اتالیق واستاذ رہے ہیں۔خانوادۂ اشرفیہ کے علمی ذوق رکھنے والے شہزادگان آپ کے ساتھ سفر کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ آج جتنے بھی نوجوان علماء ومشائخین کچھوچھہ ہیں سب ہی آپ سے اپنی علمی تشنگی بجھائے ہیں۔ہزاروں کی تعداد میں درسگاہ، افتاء اور اسٹیج سنبھالنے والے باصلاحیت علماء آپ کے شاگرد ہیں۔اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ علماء ساز، مدرس ساز ،مفتی ساز اور خطیب ساز تھے۔آج بھی مشائخین کچھوچھہ کی علمی ودینی گفتگو میں حضرت جلالۃ العلم کے تبحر علمی کا تذکرہ شامل رہتا ہے۔

حضرت سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی الجیلانی فرماتے ہیں کہ مفتی محمد عبدالجلیل علیہ الرحمہ تقویٰ وطہارت کے امام اور کم سخن تھے۔صحیح معنی میں ایک سچے مومن کی جو ساری خوبیاں ہونی چاہئے وہ ان کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔ساری دنیا میں اپنے طلبہ پر بہت شفقت فرماتے ابتدائی کتابیں میں نے ان سے پڑھی ہیں۔میری عادت یہ تھی کہ میں درس کے دوران اپنی انگلی سے ڈیسک کریدتا رہتا تھا۔آپ خاندانی نسب کا لحاظ کرتے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ دیکھئے ایک وقت میں دو عمل کریں گے تو کچھ حاصل نہ ہوگا لہذا اس عادت کو چھوڑ دیئے۔پھر دوسرے دن جب میں نے کریدنا شروع کیا تو اس پر آپ نے ہاتھ رکھ دیا حتیٰ کہ وہ میری عادت چھوٹ گئی۔اپنے تبحر علمی کا جوہر بکھیر رہے تھے۔ ابتدائی کتابوں میں اوپر کی باتیں اتنے حسین اور دلکش پیرائے میں سمجھاتے تھے کہ مبتدی با آسانی انہیں سمجھ لیتا۔خانوادہ اشرفیہ کے مشائخ کیساتھ بے حد محبت کرتے تھے۔حضور سرکارکلاں کی بارگاہ اقدس میں جامع اشرف سے کچھوچھہ شریف آتے اور شرف ملاقات سے فیض یاب ہوتے۔

آپ اپنے ہم عصر علماء کرام میں دور اندیش مفتی تھے۔کبھی بھی آپ کو اپنے فتویٰ پر رجوع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔دور اندیشی کی ایک بہترین مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں صاحب قبلہ کی تصنیف ''ٹی وی اور ویڈیو کا شرعی استعمال'' کے منظر عام پر آنے سے قبل اکثر مرکزی درس گاہ کے مفتیان کرام سے استفتاء منگوایا۔تقریباً ہر جگہ سے شیخ الاسلام کی تائید وحمایت میں دستخط کیساتھ جواب آیا۔ آپ جامع اشرف میں شیخ الحدیث اور صدر دارالافتاء تھے مگر آپ نے شیخ الاسلام صاحب کی تائید وحمایت زبانی فرماتے رہے، تحریری تائید وحمایت اور شیخ الاسلام مدنی میاں صاحب کے سوال وجواب پر دستخط نہیں فرمائے۔کئی مہینوں تک جامع اشرف میں حضور شیخ الاسلام اور جلالۃ العلم علیہ الرحمہ کے درمیان اس مسئلہ پر بحث وتحقیق ہوتی رہی مگر آپ برابر فرماتے رہے کہ آپ جن شرائط کے ساتھ فرما رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔رہی دستخط کی بات تو یہ میں ہرگز نہیں کروں گا۔شیخ الاسلام کی تصنیف ''ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال'' منظر عام پر آنے کے بعد خواجہ علم وفن علامہ خواجہ مظفر حسین

صاحب کی کتاب ''ٹی وی کی تحقیق'' منظر عام پر آتے ہی چند مفتیان کرام اپنے تائید وحمایت سے رجوع کئے۔ اس دور کے طلبہ و مدرسین خصوصاً مولانا مفتی ممنون حسین اشرفی حضرت جلالۃ العلم کے اس احتیاط کا اکثر تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ حضرت جلالۃ العلم کی اصول فقہ پر بصیرت تھی جو اپنے رائے پر یقین کامل تھا۔

آپ زبردست محدث تھے۔ اکثر مدارس اسلامیہ کے ختم بخاری شریف میں آپ کو مدعو کیا جاتا۔ بخاری شریف کی آخری حدیث پر مدلل مبرہن تقریر فرماتے۔ دارالعلوم دیوان شاہ بھیونڈی میں دوران تدریس اکثر مدارس میں آپ کو امتحانات اور جشن دستار فضیلت کے لئے مدعو کیا جاتا۔ ممبئی کے مایہ ناز عالم دین حضور اشرف العلماء کسی دورے پر ہوتے یا طبیعت ناساز ہوتی تو اس کمی کو پورا کرنے کیلئے جلالۃ العلم کو مدعو کیا جاتا۔

## ☆ وفات

میدان درس وتدریس کا یہ چہکتا ہوا بلبل، باغ دانش گاہ کا بے تاج بادشاہ 11/ رجب المرجب 1429ھ بمطابق 15/ جولائی 2008ء بروز منگل ٹھیک ساڑھے بارہ بجے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ ہزاروں اشکبار آنکھوں سے غم واندوہ دلوں سے آپ کو سپرد لحد کیا گیا۔ آپکی نماز جنازہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب عالم صاحب اشرفی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ برہان پور نے پڑھائی۔ آپ کا مزار شریف آپ کے آبائی قبرستان میں مرجع خلق خاص وعام ہے۔

## ☆ ماہ رجب اور سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کے بزرگان دین کی وفات

یہ بھی ایک عجب اتفاق ہے کہ ہند میں سلسلہ چشتیہ کے بانی حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی وفات 6 رجب المرجب کو ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے پیر و مرشد حضور سرکار کلاں کی وفات 9 رجب المرجب کو ہوئی۔ حضور سرکار کلاں کے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت حضور محمد حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ اور حضور سرکار کلاں کے مرید وخلیفہ حضرت مفتی محمد عبدالجلیل نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 11 رجب المرجب کو ہوئی۔ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کی وفات 16 رجب المرجب کو ہوئی۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے۔

(آمین)